ہوئی تو بڑی محبت اور تعلق خاطر کے ساتھ پیش آئے۔ اب ایسے باوضع، پاک باطن اور پاک نظر لوگ کہاں ملیں گے؟ اللہ تعالیٰ ان کے درجات، و مراتب بلند فرمائے، آمین

خدا خدا کر کے لاکھوں ستم دیدگان روزگار انسان جن میں جوان اور بوڑھے بھی تھے، مرد اور عورتیں بھی، بچے اور بچیاں بھی اور جو دو برس سے امید و بیم اور خوف و رجا کی زندگی تینوں ملکوں میں الگ الگ بسر کر رہے تھے ان کی خلاصی و رستگاری کی راہ پیدا ہوئی اور ہندوستان و پاکستان کی حکومتوں کے نمائندگان خصوصی کی بات چیت پچھلے دنوں نئی دہلی میں کامیاب رہی، تاریخ میں ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے کہ جنگ ہوتی ہے ہزاروں میدان جنگ میں کام آجاتے ہیں اور ہزاروں انسان اپنی آبادیوں میں رہتے ہوئے تباہی اور بربادی کے عفریت کا لقمہ بن جاتے ہیں، پھر جو بچ رہتے ہیں وہ مستقبل میں زندگی بسر کرنے کا نقشہ بناتے ہیں اور اب وہ بھول جاتے ہیں کہ کل کسی نے کسی کے ساتھ کیا کیا تھا؟ آج تاریخ نے پھر اپنا وہ سبق دہرایا ہے اور مدیہ ہے کہ مصالحت کی گفتگو کے کامیاب ہوجانے کا سہرا خود پاکستان بنگلہ دیش کے سر باندھ رہا ہے، اگرچہ اس میں شبہ نہیں کہ اس کریڈٹ میں ہندوستان اور پاکستان کا حصہ بھی برابر ہی کا ہے، بہرحال جو کچھ ہونا تھا ہوچکا، اور اس سے انکار نہیں کہ بہت کچھ ہوچکا ہے اور تینوں ملک معاشی، سماجی اور سیاسی اعتبار سے اب تک اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں اور نہیں معلوم کب تک بھگتتے رہیں گے، اگر مصالحت کی بنیاد تینوں ملکوں کا یہ عزم صمیم اور سچے دل سے ان کا یہ عہد ہے کہ آئندہ وہ مل جل کر دوستی اور یگانگت کے جذبہ کے ساتھ رہیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کا معاملہ خیر اندیشی اور خیر سگالی کا ہوگا تو کوئی شبہ نہیں کہ یہ مصالحت بڑا مبارک اقدام ہے اور اس کو برصغیر میں پائدار امن اور تینوں ملکوں کی ترقی اور خوش حالی کے لئے ایک فال نیک اور اس کا پیش خیمہ کہنا

چاہیئے، ایک زمانہ میں یورپ کا کیا حال تھا؛ ایک ملک دوسرے ملک سے نبرد آزما تھا، آئے دن باہمدگر دست وگریبان رہتے تھے، اور وحشت و بربریت کا وہ کونسا سلوک تھا جسے ایک ملک اپنے حریف ملک کے لوگوں کے لئے روا نہ رکھتا ہو، لیکن علم وفن کی ترقی اور تہذیب وشائستگی کے عروج کے باعث اب ان کا کیا عالم ہے! اور کس طرح یورپ کے یہی ملک ایک دوسرے کے ساتھ متحد اور متفق ہیں، اگر مغرب میں یہ تجربہ کامیاب ہوسکتا ہے تو یہاں کیوں نہیں ہوسکتا، علی الخصوص اس وقت جب کہ اب سے ایک ربع صدی پیشتر یہ تینوں ملک ایک ہی تھے اور اب بھی جغرافیائی حدبندیوں کے باوجود تینوں میں نسلی، تاریخی، ثقافتی، لسانی اور تہذیبی روابط اور تعلقات ہیں، ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے یہ مصالحت پائدار امن کا پیش خیمہ ہو اور تینوں باہمدگر صلح وآشتی اور دوستی کے ساتھ رہیں۔ ولیس ذالک علی اللہ بعزیز۔

نومبر میں لکھنؤ میں اردو کے غیر مسلم ادیبوں اور شاعروں کی جو ایک عظیم الشان کانفرنس اردو کو اس کا حق دلانے کے لئے ہورہی ہے ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور جن اغراض ومقاصد کے لئے اس کا انعقاد عمل میں آرہا ہے اس کی کامیابی کے لئے دعاگو ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں اس کانفرنس کے ایک نہایت سرگرم اور پرجوش کارکن دوست سے یہ معلوم کرکے سخت مسرت آمیز حیرت ہوئی کہ ان غیر مسلم ادیبوں اور شاعروں کی جو فہرست تیار ہوئی ہے اس میں اس وقت تک